لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ (۱۶۱ - ۱۶۳) — اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا تابعدار ہوں۔

تفصیلی گفتگو علامہ موصوف نے اسی آیت کے تحت کی ہے۔ اور آخری آیت کے تحت اس پہلو کو ابھارا ہے کہ ہمیشہ سے تمام حضرات انبیاء علیہم السلام کا یہی ایک پیغام رہا ہے۔ ان سب کی دعوت اسلام تھی جس کی حقیقت بے آمیز طریقے پر ایک خدائے عزوجل کی عبادت اور بندگی ہے۔ استشہاد میں انھوں نے سورہ انبیاء کی آیت کریمہ: "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ الخ (۲۵)" کے علاوہ دوسری متعدد آیات نقل کی ہیں۔ اور آخر میں اس دعوت کے مضمرات کو ان لفظوں میں پیش کیا ہے:

فاخبر تعالیٰ انہ بعث رسلہ	پس اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس نے اپنے
بالاسلام ولکنھم متفاوتون	(تمام) رسولوں کو (ایک ہی دین) اسلام
فیہ بحسب شرائعھم الخاصۃ	دے کر بھیجا۔ البتہ شریعتیں جو ان میں ہر ایک
التی ینسخ بعضھا بعضا	کے ساتھ خاص رہیں وہ ہر ایک کی الگ
الی ان نسخت بشریعۃ	الگ رہی ہیں۔ جن میں سے ایک دوسرے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم	کو منسوخ کرتی رہی ہے۔ یہاں تک کہ یہ
التی لا تنسخ ابد الآبدین	(تمام کی تمام) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت
ولا تزال قائمۃ منصورۃ	کے ذریعہ منسوخ ہوئیں۔ جو اب کبھی ابد
واعلامھا منشورۃ الی	سے ابد تک منسوخ نہ ہوگی۔ بلکہ یہ ہمیشہ
قیام الساعۃ ۱۲؎	ہمیشہ قائم و دائم رہے گی۔ اور اس کے نقوش
	تا قیام قیامت ثابت موجود رہیں گے۔

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن جب ایک خدا کی عبادت اور اس کی بندگی کی بات کہتا ہے اور اپنے تمام برگزیدہ بندوں کا طریقہ دین اسلام قرار دیتا ہے تو اس کا مقصد کسی مجرد عقیدے کا اظہار یا کسی محدود دائرے میں اس کے احکام کی پیروی نہیں بلکہ کسی تحفظ کے بغیر پوری انسانی زندگی اور اس کے جملہ معاملات کو یہ چیز محیط ہوتی ہے۔ آگے وہ اس کی مزید وضاحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی روشنی میں کرتے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ دین کے اصول وکلیات میں اتفاق سہی لیکن شریعتیں تمام انبیاء کی الگ